REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م - تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
خطبہ نمبر ۵ ،،

۱۶ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۲۷ اخاء ۱۳۴۰ ہش ۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۲۴۹

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۶ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

## جمہوریہ سمالیہ کے صدر جناب عبد اللہ عثمان سے جماعت احمدیہ گھانا کے وفد کی ملاقات

### صدر موصوف کی طرف سے جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات پر خوشی کا اظہار

"جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی ہر تعریف و توصیف اور تائید و حمایت کی مستحق ہیں"

(صدر سمالیہ)

اکرا (گھانا مغربی افریقہ) بذریعہ تار - مورخہ ۱۹ اکتوبر ۶۱ء کو جماعت احمدیہ گھانا کے ایک وفد نے جو مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت احمدیہ گھانا، مولوی قریشی فیروز محی الدین صاحب مبلغ انچارج اکرا اور محمد آرتھر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا پر مشتمل تھا۔ جمہوریہ سمالیہ کے صدر جناب عبد اللہ عثمان سے جو آجکل گھانا کے سرکاری دورے پر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اسٹیٹ ہاؤس اکرا میں ملاقات کی - ملاقات کے دوران مکرم امیر صاحب نے صدر موصوف کو ان کی تشریف آوری پر جماعت احمدیہ گھانا کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہوئے اولاً اختصار کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تاریخ بیان کی - پھر انہیں جماعت کی تعلیمی اور تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی - بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے جماعت کی طرف سے شائع شدہ بعض اہم اسلامی کتابیں تحفہ کے طور پر دیں ان میں انگریزی ترجمۃ القرآن کا ایک نسخہ نیز حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی معرکۃ الآراء تصنیف "لائف آف محمدؐ" کی ایک جلد بھی شامل تھی۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ کتابیں دنیا بھر میں ہزاروں سعید روحوں کو اسلام کی آغوش میں لانے کا موجب بن چکی ہیں اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے ضمن میں نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

صدر جمہوریہ سمالیہ جناب عبد اللہ عثمان نے وفد کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا۔

"یہ دیکھ کر میں بہت خوش ہوا ہوں کہ گھانا میں نہ صرف یہ کہ ایک مسلم مشن اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہے۔ بلکہ اس کی مساعی شاندار طریق پر بار آور بھی ثابت ہو رہی ہیں۔ نیز زمانہ اسلام کی بے مثال تعلیم اس کے پیش کردہ عظیم نظریات اور اس کے

(باقی صفحہ پر)

## "روس کے ایٹمی دھماکہ سے پوری نسل انسانی کا وجود خطرہ میں پڑ گیا"

### اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا اعلان

نیویارک ۲۶ اکتوبر - اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا ہے کہ روس کے زبردست ایٹمی دھماکہ سے پوری نسل انسانی کا وجود خطرے میں پڑ گیا ہے۔ انہوں نے کل نیویارک میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ روس کا یہ ایٹمی دھماکہ دنیا کے ہر حصہ میں پوری نسل انسانی کی صحت اور خوشحالی پر براہ راست حملے کے مترادف ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے کہا کہ کوئی یہ اندازہ نہیں کر سکتا کہ روس کے ایٹمی دھماکہ کے اثرات دنیا کے کتنے حصے کے انسانوں کو کس حد تک متاثر کریں گے۔ آپ نے کہا کہ اس دھماکہ سے خونریز جنگ کا خطرہ قریب آ گیا ہے روس کے ایٹمی دھماکوں کے خلاف دنیا کے کئی اور ملکوں نے بھی احتجاج کیا ہے۔ جاپان کی حکومت نے روس پر الزام عائد کیا ہے کہ من مانے ایٹمی تجربوں سے روس نے تمام بنی نوع انسان کا وجود خطرے میں ڈال دیا ہے۔

آج جاپان کے وزیر خارجہ نے روسی سفیر سے اس سلسلہ میں زبانی احتجاج کیا۔ جاپان کے ایوان زیریں نے بھی آج ایک قرارداد منظور کی جس میں روس کے ایٹمی دھماکوں کی مذمت کی گئی ؛

## درخواست دعا

سرگودہا ۲۵ اکتوبر - مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - کہ ان کی اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں - ڈاکٹروں نے پیچیدہ نوعیت کا اپریشن تجویز کیا ہے احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

## اعلان تعطیل

مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو "یوم انقلاب" کی تقریب پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۸ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا ؛

(مینجر الفضل ربوہ)

## مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت

لاہور ۲۵ اکتوبر - مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ اب زخم بفضلہ تعالےٰ بڑی حد تک ٹھیک ہو گیا ہے - ویسے کمزوری ابھی تک ہے احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے دعائیں کرتے رہیں ؛

## مغربی جرمنی کا فنی مشن ڈھاکہ پہنچ گیا

ڈھاکہ ۲۶ اکتوبر - مغربی جرمنی کا فنی مشن کل سہ پہر لاہور سے ڈھاکہ پہونچ گیا - اس سے پہلے مشن نے لاہور میں صوبائی حکومت کے افسروں سے مغربی پاکستان کے مختلف ترقیاتی منصوبوں میں جرمن سرمایہ کاری کے امکانات پر گفتگو کی - جرمن وفد کے لیڈر ڈاکٹر ہربرٹ مشن ڈورفسنے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو بتایا کہ جرمن صنعت کار پاکستانی فن کاروں سے مل کر یہاں صنعتیں قائم کرنے کے لئے تیار ہیں - اس سلسلہ میں مغربی جرمنی کے صنعت کار پاکستانی صنعت کاروں کی ہر پیشکش کا خیر مقدم کریں گے ؛

## تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام

### اردو مباحثہ

ربوہ ۲۰ اکتوبر آج شام چھ بجکر ۳۰ منٹ پر تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ایک انعامی اردو مباحثہ منعقد ہو رہا ہے۔ موضوع بحث یہ ہے۔

"ہماری قومی ترقی کے لئے تقلید مغرب ناگزیر ہے"

تمام اہل ذوق احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔

(سکرٹری کالج یونین)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے - ایل ایل - بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء

# پہلے ہمیں آپ عملی نمونہ دکھانا چاہیئے

ہر احمدی اس لئے احمدی ہے کہ وہ دنیا میں اسلام پھیلانے کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس چیز کو انسان اچھا سمجھ کر تمام دنیا کو پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ اس چیز کا خود پہلے پابند بنتا ہے۔ ورنہ اس کام کے اچھا ہونے کی خواہ زبانی آپ لاکھوں دلیلیں پیش کریں۔ اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

الغرض آج ہم اس دعوے سے کھڑے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالے نے ہمیں دین کی اشاعت کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور ہم نے تمام دنیا کے غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ پیغام پہنچانے کا صرف یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا کہ ہم بس ان کے کانوں میں ڈال دیں کہ اسلام بڑا اچھا دین ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس اچھے دین کو اختیار کریں۔ جب تک وہ سب کے سب یا ان میں سے زیادہ لوگ دین کو اختیار نہ کریں۔ ہمارے پیغام پہنچانے کا مطلب ہی فوت ہو جاتا ہے۔

اگر صرف زبانی یا تحریری اسلام کا پیغام پہنچانا ہی کافی ہوتا۔ تو اللہ تعالے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث نہ کرتا بلکہ پیغام لکھ کر دے دیتا۔ مثلاً قرآن کریم بجائے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے کی بجائے لکھی لکھائی کتاب کی صورت میں نازل کر دیا جاتا اور اس کی بہت سی کاپیاں ساری دنیا میں پھیلا دی جاتیں۔ تاکہ لوگ اس کو پڑھ کر صراط مستقیم دریافت کرلیں۔ اور اس پر چلنا شروع کر دیں۔ دین تو بڑی نازک چیز ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی معمولی باتوں میں بھی نمونہ کے بغیر محض لفظوں اور نصیحتوں سے کام نہیں چلتا۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک بڑھیا اپنے لڑکے کو آپ کے پاس لائی اور کہنے لگی اس کو گڑ کھانے کی بڑی چاٹ پڑ گئی ہے۔ میرے کہنے سے نہیں مانتا آپ نصیحت کریں تو ممکن ہے یہ چھوڑ دے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس کو کل لانا میں نصیحت کروں گا۔ جب دوسرے دن بڑھیا بچے کو لے کر حاضر ہوئی۔ تو آپ نے بچے کو مخاطب کر کے کہا کہ بیٹا۔ گڑ نہ کھایا کرو بڑھیا یہ سنکر کہنے لگی۔ اگر آپ نے اتنی بات ہی کہنی تھی۔ تو کل کیوں نہ کہہ دی۔ مجھے دوبارہ آنا نہ پڑتا۔ آپ نے فرمایا کل میں نے خود گڑ کھایا تھا۔ جو کام میں نے خود کیا تھا اس سے منع کیسے کرتا۔

اب دیکھئے یہ کتنی معمولی سی بات ہے مگر حضرت عمرؓ اس بات کو جانتے تھے کہ جب تک کسی بات پر خود عمل نہ کیا جائے۔ اس وقت تک صرف باتوں سے اس کا اثر نہیں ہوتا۔ بڑھیا اور بچہ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ نے گڑ بھی کھایا ہے۔ لیکن آپ سمجھتے تھے کہ خود عمل کرنے کے بغیر بات کا اثر نہیں ہوگا جب اتنی معمولی بات کے لئے بھی اچھے نمونہ کی ضرورت ہے۔ تو دین تو ایک نہایت ہی اہم اور نازک معاملہ ہے۔ اس لئے جو لوگ یہ دعوے لے کر کھڑے ہوتے ہیں کہ وہ دین اسلام کو دنیا میں رائج کر کے چھوڑیں گے۔ ضرور ہے کہ وہ خود دین کے پورے پورے عامل ہوں۔

اوپر ہم بتا چکے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ الٰہی تعلیمات اسی لئے آتی ہیں کہ اللہ تعالے چاہتا ہے کہ وہ خود اس پر عمل کر کے لوگوں کے سامنے نمونہ پیش کریں۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ یہ تعلیم تو قابل عمل ہی نہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ جن میں بعض مسلمان کہلانے والے بھی شامل ہیں کہا کرتے ہیں کہ اسلام کے بعض اصول آج قابل عمل نہیں رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آج زندگی کی رفتار بدل چکی ہے۔ نمازوں اور روزوں وغیرہ اعمال کے لئے وقت ہی نہیں بچ سکتا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے یہ خیال اس لئے بھی تقویت پا گیا ہے کہ مسلمانوں نے ہی اسلامی شعائر پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں نے صدیوں ان شعائر پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ مگر اب چونکہ لوگ دنیاوی عیش و عشرت کی طرف راغب ہو گئے ہیں۔ اور دنیاوی انتفاع ہی کو لازمی سمجھنے لگے ہیں۔ اس لئے اس حقیقت سے ان کی نظر ہٹ گئی ہے۔ اور وہ نماز روزہ کو تضیع اوقات سمجھنے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالے نے اس زمانہ میں اپنا مامور مبعوث فرمایا کہ وہ پھر اپنے نمونہ سے دنیا کے سامنے مثال قائم کرے۔ کہ اسلامی اصول قابل عمل ہی نہیں بلکہ صحت مند زندگی گذارنے کے لئے لازمی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کو اسی لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ وہ از سر نو دنیا کے سامنے اپنے نمونے سے یہ امر پیش کرے۔ کہ اسلامی اصولوں پر چلنے کے بغیر دنیا میں نہ تو امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور نہ انسان اپنی انفرادی زندگی صحت مند طریقے سے گزار سکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ ۷ اگست ۱۹۴۸ء بمقام کوئٹہ الفضل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ خطبہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اکثر خطبوں کی طرح نہایت سبق آموز ہے اور چاہیئے کہ احباب اس کا مطالعہ کثرت کے ساتھ کریں۔ اس خطبہ میں آپ نے اس مسئلہ کو بیان فرمایا ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ہماری کوششیں اسی وقت پُر اثر ہو سکتی ہیں۔ جب ہم خود اسلامی اصولوں پر عمل کر کے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس خطبہ کا آخری حصہ ذیل میں یاد دہانی کے لئے نقل کیا جاتا ہے:۔

"جب اسلام غالب آئے گا تو ہر انسان اس بات میں فخر محسوس کریگا کہ وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرے۔ لیکن جب تک اسلام غالب نہیں آتا۔ ہمیں بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑینگی اور اپنے نفسوں کو مارنا ہوگا۔ جب تک ہم اپنے نفسوں کو مار کر موجودہ رسم و رواج کے خلاف اپنے آپ کو نہیں ابھاریں گے۔ دریا کی دھار کے خلاف تیرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ ملامت کی تلوار کے نیچے۔ ہنسی اور مذاق کی تلوار کے نیچے۔ سیاسی لوگوں کے سیاسی اعتراضات کی تلوار کے نیچے مذہبی اور فلسفی لوگوں کے اعتراضات کی تلوار کے نیچے سر رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس وقت تک اس عظیم الشان مقصد کے پورا کرنے کی ہمیں امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ دنیا میں آج تک کوئی قوم ایسی نہیں گزری۔ جس نے صرف میٹھی میٹھی باتوں سے دنیا کو فتح کر لیا ہو۔ قومیں ہمیشہ مصیبتوں اور ابتلاؤں کی تلواروں کے سایہ کے نیچے بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں۔ اور انہیں لوگوں کے اعتراضات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ پس اپنے آپ کو اس فتح کا اہل بناؤ۔ جب تک آپ لوگ خدا اور اس کے رسولؐ کے دیوانے نہیں بن جاتے جب تک موجودہ فیشن اور رسم و رواج کو کچلنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔ اس وقت تک اسلامی احکام کو ایک غیر مسلم کبھی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ انگلینڈ سے مجھے ایک غیر مسلمہ کا خط آیا۔ وہ احمدی تو ہو چکی ہے مگر تعلیم ابھی کم ہے۔ وہ ہمارے مبلغ کے متعلق لکھتی ہے۔ کہ جب میں ان کے لیکچر میں جاتی ہوں تو جو کچھ وہ کہتے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ یہ ناممکن ہے اسے کیسے قبول کیا جا سکتا ہے مگر جب میں ان کے جوش اور چہرہ کی حالت دیکھتی ہوں۔ تو مجھے یقین ہو جاتا ہے اور میرا دل تسلی پا جاتا ہے کہ آخر یہ ہو کر رہے گا۔ غرض جب لوگ ہمارے عزم کو دیکھ کر ہمارے اندر سنجیدگی اور جوش دیکھیں گے۔ تو وہ انہیں خود بخود ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔ پس پہلے اپنے اندر جوش اور سنجیدگی پیدا کرنی چاہیئے پھر ہم دوسروں کی توجہ کو بھی پھیر سکیں گے۔ اور وہ سمجھیں گے کہ اسلام کی باتیں سچی ہیں۔ اور ان پر سچے دل سے غور کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے اور پھر اسلام اس مقام پر پہونچ جائیگا جس پر آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پہنچایا تھا۔"

(الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء ص۵)

---

**ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے**

---

## جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

**مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا**

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

# رہن کی شرعی صورت اور مرہونہ شئی کے ضائع ہونے کا زرِ رہن پر اثر

(از مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب بی اے۔ رکن مجلس افتاء)

نوٹ:۔ رہن سے متعلقہ مسائل آج کل مجلس افتاء میں زیرِ بحث ہیں اسکے متعلق ایک تحقیقاتی مقالہ پیش کرنے کے لئے مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب کو مقرر کیا گیا تھا۔ آپ کی تحقیقات سپردِ اشاعت ہے آخری فیصلہ بہرحال مجلس افتاء ہی کرے گی۔

خاکسار۔ ناظم افتاء

ا۔ رھن لغت میں کسی چیز کو روکنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے خواہ حسّی طور پر کسی چیز کو روکا جائے خواہ معنوی طور پر جیسے روزہ رکھ کر نفس کو شہوات سے روکنا یا نفس کا مختلف قسم کے جرائم یا گناہوں کی پاداش میں محبوس ہونا۔ چنانچہ آیاتِ قرآنیہ کل نفسٍ بما کسبت رھینۃٌ اور کل امریءٍ بما کسب رھینٌ انہی معنوں پر دلالت کرتی ہیں اسی طرح رھن لغت میں ثبوت اور دوام کے معنی میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں ماءٌ راھنٌ ای راکدٌ۔ نعمۃٌ راھنۃٌ ای ثابتۃٌ دائمۃٌ نیز رہن کے معنی باہمی معاہدہ کے بھی لئے گئے ہیں۔ نیز رھنٌ کا لفظ مصدر بمعنی اسم مفعول استعمال ہوتا ہے اور اسکے معنی ہوتے ہیں وہ چیز جو کسی چیز کے بدلے میں بطور ضمانت دی جائے (اقرب۔ مفردات کتاب المعاملات۔ مبسوط۔ فتح القدیر۔ مغنی لابن قدامہ)

شریعت اسلامی میں رہن کے معنی کسی ایسی قیمتی چیز کو قرض کے بدلہ میں قبضہ میں دینا یا لینا ہے جس سے قرض کی کل رقم یا کچھ حصہ رقم کا وصول ہو سکے۔ (کتاب المعاملات۔ ہدایہ مبسوط۔ فتح القدیر۔ مغنی لابن قدامہ)

مندرجہ بالا معانی کے لحاظ سے رہن کی شرعی صورت یہ ہوگی کہ مثلاً زید اپنی ضرورت کے لئے بکر سے کچھ رقم بطور قرض لیتا ہے اور بکر کی تسلی اور تشفی کے لئے بطور سیکورٹی (Security) اور وثیقہ کے اپنی کوئی چیز (منقولہ یا غیر منقولہ جائداد میں سے جسکی قیمت اس قرض کے مساوی یا کم و بیش ہو سکتی ہے) بکر کے قبضہ میں دے دیتا ہے تاکہ اگر مدت معینہ میں قرضہ کی رقم ادا یا وصول نہ ہو سکے تو بکر شئے مرہونہ کو فروخت کر کے اپنی رقم پوری کر سکے۔

لین دین کی اس صورت میں قرض لینے والا راہن یا مدیون اور قرض دینے والا مرتہن یا دائن اور جو چیز قرض کے بدلے میں دی یا لی گئی ہو وہ رہن یا مرہون کہلائے گی۔

رہن میں بنیادی شرط قبضہ ہے جسکے بغیر رہن کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ پس ایسی صورت جس میں رہن پر قبضہ تو راہن کا ہی رہے رہن کی شرعی صورت نہیں ہوگی۔ مثلاً زید نے اپنی ضرورت کے لئے کچھ رقم بکر سے قرض لی اور اسکی ضمانت اور سیکورٹی کے طور پر اپنا مکان رہن رکھا اگرچہ تحریراً قبضہ بکر کو دیدیا مگر عملاً مکان اپنے ہی قبضہ میں رکھا اور کرایہ مکان کی حیثیت کے مطابق نہیں بلکہ رقم کی مقدار پر مثلاً فی صدی یا فی ہزار مقرر کر لیا یا زمین رہن رکھنے کی صورت میں قبضہ تو اپنا ہی رکھا اور ذرٹھیکہ وغیرہ مقرر کر لیا تو رہن کی یہ شرعی صورت نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کرایہ یا ذرٹھیکہ میں سود کا رنگ ہوگا۔ جو کہ شرعاً حرام اور خدا تعالےٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ رہن کی شرعاً جائز صورت رہن کو مرتہن کے قبضہ میں دینے سے ہی ہوگی۔ قرآن مجید۔ سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور اجماعِ امت سے رہن با قبضہ کا جواز ثابت ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے لین دین کے احکام بیان فرماتے ہوئے رہن کے متعلق حسب ذیل ارشاد فرمایا ہے:۔

وان کنتم علیٰ سفرٍ
ولم تجدوا کاتباً فرھانٌ
مقبوضۃٌ ۝ (بقرہ ع ۳۹)

فرمایا اگر کوئی ایسی صورت ہو جائے مثلاً دوران سفر کاتب نہ ملنے کے باعث لین دین کے احکام (جو اس آیت سے قبل بیان ہوئے ہیں) کی تکمیل مشکل ہو تو پھر دائن کی تسلی اور تشفی اور قرضہ کی واپسی کی یقین دہانی کے لئے رہن با قبضہ کی صورت میں لین دین کیا جائے۔ تاکہ قرض لینے والے کو بھی قرضہ کی ادائیگی کا احساس رہے اور دائن یا مرتہن کو قرضہ کے ضائع ہونے یا تاخیر کا بھی ڈر نہ رہے رہن باقبضہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کا علم صحیح بخاری اور مسلم کی احادیث سے ہوتا ہے۔ بخاری و مسلم کی روایات میں مذکور ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اناج کی ایک مقدار کے بدلے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی جو کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت بھی یہودی کے قبضہ میں ہی تھی۔ اسی طرح مسلم و بخاری میں یہ روایت بھی ہے کہ:۔

"ان النبی صلے اللہ علیہ
وسلم اشتریٰ من یھودیٍ
طعاماً الی اجلٍ ورھنہ
درعہٗ"

پس قرآن مجید اور سنتِ نبوی سے رہن کے لئے ذیل کی ضروری شرائط مستنبط ہوتی ہیں۔

اول:۔ رہن قرض کے بدلے میں ہو۔ فرھانٌ مقبوضۃٌ والی آیت کا سیاق قرض ہی کے بارے میں ہے۔ پھر سنت نبوی سے بھی ظاہر ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے غلہ بطور قرض لیا تھا اور اس کے عوض ہی اپنی زرہ اسکے پاس بطور رہن رکھی تھی علماء فقہ کا یہی مذہب ہے۔ چنانچہ بحر الرائق میں ہے:۔

"ان الرھن لا یجوز الا
بالدین لانہٗ ھو حقٌ
اُمکن استیفائہ من
الدین"

(بحر الرائق جلد ۸ صفحہ ۲۶۴)

دوم:۔ رہن میں قبضہ ضروری ہے۔ بغیر قبضہ کے رہن ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "فرھانٌ مقبوضۃٌ" اور سنت نبوی یعنی یہودی کے پاس زرہ کا رہن رکھنا اس پر شاہد ہیں اور قبضہ بھی صرف نام کا قبضہ نہیں بلکہ مرتہن کو مرہونہ شئے پر تصرف کا پورا حق ہونا چاہیئے۔ چنانچہ امام ابن حزم فرماتے ہیں:۔

"وصفۃ القبض فی
الرھن وغیرہ ھو ان یطلق
یدہٗ علیہ فما کان
مما ینقل نقلہٗ الیٰ
نفسہ وما کان مما لا
ینقل کالدور والارضین
اطلقت یدہٗ علی ضبطہ
کما یفعل فی البیع"

(محلی ابن حزم جلد ۸ صفحہ ۸۹)

اسی طرح قبضہ سے متعلق امام احمد بن حنبل کا مذہب ہے کہ:۔

"استدامۃ القبض
شرطٌ للزوم الرھن
فاذا لم یکن فی یدہ
لم یتمکن من بیعہ"

(مغنی ابن قدامہ جلد ۴ صفحہ ۳۳۲-۳۶۱)

یعنی رہن میں قبضہ شرط ہے کیونکہ اگر مرہونہ شئے مرتہن کے قبضہ میں ہی نہیں تو وہ اسے انقضائے مدت پر رقم کی عدم وصولی کی حالت میں فروخت کیونکر کر سکے گا۔

سوم:۔ رہن میں قرض کی ادائیگی کے لئے مدت معین ہو۔ چنانچہ دین کے سلسلہ میں قرآن مجید میں الیٰ اجلٍ مسمًّی کا ارشاد ہے اور حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بروایت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ثابت ہے۔ آپ فرماتی ہیں:۔

"ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اشتریٰ من
یھودیٍ طعاماً الیٰ اجلٍ
ورھنہٗ درعہ"

(بخاری و مسلم)

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید۔ سنت نبویہ اور علماء امت کے اقوال سے ظاہر ہے کہ جہاں بھی لین دین کے سلسلہ میں رہن کی ضرورت پیش آئے وہاں ان تینوں شرائط قرض[1]، قبضہ[2] اور مدت معینہ[3] کا پایا جانا ضروری ہے۔ جہاں یہ شرائط موجود نہ ہوں گی وہ رہن کی جائز شرعی صورت نہ ہوگی۔

## ب۔ رہن کے ضیاع کا زرِ رہن پر اثر

مسئلہ کے اس حصہ میں علماء کا باہمی اختلاف ہے اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ بعض علماء رہن کو امانت قرار دیتے ہیں اور اس کا ضیاع زرِ رہن پر اثر انداز نہیں قرار دیتے کسی قسم کے اثر کے پڑنے کو نہیں مانتے بلکہ وہ قرض کو راہن کے ذمہ قائم رکھنے کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک رہن کی حیثیت صرف اسٹامپ، رسید یا وثیقہ کی سی ہے جس کے ضیاع سے اصل رقم پر اثر نہیں پڑتا اسکے برخلاف علماء کی اکثریت رہن کو ضمانت قرار دیتی ہے یعنی مرہونہ شئے قرض کے بدلے میں بطور ضمانت ہوتی ہے۔ اگر ضمانت ضائع ہو جائے تو قرض بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

جہاں تک خاکسار نے اس مسئلہ کے متعلق تحقیق کی ہے خاکسار اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ رہن کی حیثیت امانت، وثیقہ، رسید یا ٹکٹ کی نہیں کہ اسکے ضیاع سے زرِ رہن پر کچھ اثر نہ پڑے بلکہ مرہونہ شئے صرف اور صرف قرضہ کی حفاظت کے لئے بطور ضمانت مرتہن کو دی جاتی ہے کہ اگر مدیون مدت معینہ کے اختتام پر قرض واپس کرنے میں

تاگام رہے تو راہن اس مرہونہ شئے سے جو کہ مدیون نے اسکے قبضہ میں دے رکھی ہے۔ اپنی رقم واپس کر سکے۔

میری اس رائے کی تائید قرآن مجید حدیث شریف اور ائمہ سلف کے اقوال سے ہوتی ہے چنانچہ

۱۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وان کنتم علی سفر
ولم تجدوا کاتباً
فرھان مقبوضۃ ط
فان امن بعضکم فلیؤد
الذی اؤتمن امانتہ"
(بقرہ ع ۳۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امانت کے ذکر کو رہن کے ذکر پر عطف فرمایا ہے۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ رہن امانت نہیں بلکہ ضمانت ہے کیونکہ اگر رہن امانت ہوتا تو اس پر امانت کو عطف نہ کیا جاتا کیونکہ عطف الشئ علی نفسہ جائز نہیں ہوتا بلکہ انما یعطف علی غیرہ۔ پس رہن کو امانت قرار دینا قرآنی ارشاد کی رو سے صحیح نہیں بلکہ یہ بطور ضمانت ہے

دوم:۔ یہ کہ رھان مقبوضۃ ہے۔ اور رہن با قبضہ کی صورت میں قرضہ کی ادائیگی تک عارضی طور پر ملکیت راہن سے مرتہن کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور مرتہن کو اس میں تصرف کامل کا حق حاصل ہو جاتا ہے اسی لئے قرضہ کی ادائیگی سے قبل راہن اگر مرتہن سے رہن واپس لینا چاہے تو نہیں لے سکتا اسکے برخلاف امانتدار امین سے اپنی امانت ہر وقت واپس لے سکتا ہے اور امین کا فرض ہے کہ وہ عند الطلب واپس کرے۔

سوم:۔ اگر راہن مفلس ہو جائے یا وفات پا جائے تو باقی قرض خواہوں کی نسبت مرتہن کو مرہونہ شے کی قیمت سے اپنا قرض وصول کرنے میں حق اولیت حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا ان وجوہات کی بناء پر رہن بطور ضمانت ہے اور اسکے ضیاع سے مرتہن کی رقم قرض پر ضرور اثر پڑے گا

میری اس رائے کی تائید حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حسب ذیل ارشادات سے بھی ہوتی ہے:۔

۱:۔ "عن مصعب ابن ثابت قال سمعت عطاء یحدث ان رجلاً رھن فرساً فنفق فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمرتھن ذھب حقک وفی لفظ لاشئی لک" (السنن الکبری للبیہقی جلد ۶ صفحہ ۴۱ مراسیل ابی داؤد)

کہ ایک شخص نے اپنا گھوڑا رہن رکھ دیا۔ وہ گھوڑا مرتہن کے پاس ہلاک ہو گیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس مسئلہ کے متعلق عرض کیا گیا۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا حق بھی جاتا رہا یعنی قرض بھی ساقط ہو گیا۔ اور دوسری روایت میں ذھب حقک کے الفاظ کے بجائے لاشیئ لک کے الفاظ ہیں کہ اب قرضہ میں سے تجھے کچھ نہیں ملے گا۔

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ بالکل واضح ہے اور صاف ظاہر کرتا ہے کہ رہن بطور ضمانت ہے۔ بطور امانت نہیں اور اس کے ضیاع کی صورت میں زر رہن پر اس کا اثر ضرور پڑتا ہے۔

اس روایت پر دوسرے فریق کی طرف سے یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور قابل حجت نہیں۔ لیکن اس کا مرسل ہونا اس کے حجت ہونے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دوسری روایات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے نیز یہ کہ یہ روایت نحوائے قرآن کے عین مطابق ہے لہذا اس کا مرسل ہونا اس کی حیثیت کو کم نہیں کرتا۔

دوسرا اعتراض فریق ثانی کی طرف سے اس پر یہ کیا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں مصعب بن ثابت ہیں جنہیں ائمہ جرح و تعدیل نے ضعیف قرار دیا ہے۔ لیکن یہ اعتراض بھی اپنے اندر وزن نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر انہیں بعض ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے تو بعض نے ثقہ بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ تہذیب میں ان کے ذکر کے تحت لکھا ہے:۔

"وذکرہ ابن حبان فی الثقات۔" کہ ابن حبان نے جو جرح و تعدیل کے ائمہ میں سے ہیں۔ مصعب بن ثابت کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

تیسرا اعتراض اس پر یہ کیا جاتا ہے کہ عطا ابن ابی رباح روایت کرنے میں بڑے غیر محتاط تھے اور انہیں تدلیس کی عادت تھی۔ لیکن اس اعتراض میں عدل سے کام نہیں لیا گیا۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ کسی شخص کے متعلق اگر کوئی رائے قائم کرنی ہو تو اس کے متعلق کثرت رائے کو لیا جائے گا۔ لیکن یہاں کثرت رائے کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ چنانچہ عطا ابن ابی الرباح کے متعلق لکھا ہے:۔

"انتھت الیہ فتوی اھل مکۃ وکان ثقۃ فقیھاً عالماً کثیر الحدیث۔ وعن ابن عباس انہ کان یقول تجتمعون الیّ یا اھل مکۃ وعندکم عطاء۔ قال ربیعۃ فاق عطاء اھل مکۃ فی الفتوی وذکرہ ابن حبان فی الثقات وکان من سادات التابعین فقھاً وعلماً وورعاً وفضلاً۔" (تہذیب)

"قال ابوحنیفۃ ما رأیت افضل من عطاء" (التشریع الاسلامی جلد ۲ صفحہ ۱۲۹)

ان آراء سے علماء جرح و تعدیل کے نزدیک مصعب بن ثابت اور عطا ابن ابی رباح کی ثقاہت کا بخوبی علم ہو سکتا ہے۔

چوتھا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ عطاء نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ عطاء کے نزدیک اگر رہن اموال ظاہرہ سے ہو تو وہ امانت ہے۔ لہٰذا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ عطاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کچھ اور کریں اور ان کا اپنا عمل اس کے خلاف ہو۔

لیکن اول تو اس روایت کی سند بیان نہیں کی گئی اس لئے اس پر غور نہیں ہو سکتا کہ یہ روایت صحت کے اعتبار سے کس معیار پر ہے دوم یہ کہ علامہ الطحاوی نے اس کے برخلاف عطاء سے یہ روایت لی ہے:۔

"حدثنا مرزوق یعنی ابو اھیم ابو عاصم عن ابن جریج عن عطاء فی رجل رھن رجلاً جاریۃ فھلکت قال ھی بحق المرتھن" (شرح معانی الآثار کتاب الرہن)

لہذا یہ ثابت ہے کہ عطاء کا فتوےٰ اس کی مرسل کے عین مطابق ہے۔ نیز اگر علی سبیل التنزل مان بھی لیا جائے کہ عطاء کا قول روایت کے خلاف ہے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ اکثر محدثین کے نزدیک ایسی صورت میں قابل اعتبار اور حجت روایت ہوگی نہ کہ قول:۔ (باقی)

## درخواست دعا

میرے والد محترم شیخ فضل کریم صاحب دیرینہ بعارضہ بلیڈ پریشر و بخار دار الصدر ربوہ میں بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

## نماز باجماعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے۔ اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں۔ اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس میں خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے" (فتاویٰ صفحہ ۴۲)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## سچائی

حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"سچائی ایک بنیادی چیز ہے۔ اور اگر تم سچائی پر قائم رہو گے تو باقی بدی عادتیں آپ ہی آپ چھوٹ جائیں گی۔ سچائی ایک اہم ترین چیز ہے۔ اور انسانی قلب پر ایسی چوٹ لگاتی ہے کہ سخت سے سخت دل بھی ہل جاتا ہے۔" (خطبہ ۲۳/۵ ص ۱۴)

## ضرورت لیڈی ڈاکٹر یا ہیلتھ وزیٹر

منڈی بورے والا میں ایک احمدی ڈاکٹر کو جن کی بہت اچھی پریکٹس چلتی ہے۔ لیڈی ڈاکٹر یا ہیلتھ وزیٹر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم بی بی ایس بورے والا ضلع ملتان کو بھجوا دیں۔ یا بالمشافہ مل کر گفتگو کریں۔ درخواست کے ساتھ سندات کی نقول ضرور ہونی چاہئیں۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

# حضرت والدِ محترم کی آخری علالت اور اُن کی بعض خصوصیات

## شکریہ احباب درخواستِ دعا

از مکرم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم

(۲)

### نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا ہر لمحہ ہمارے لئے اسوہ ہے۔ اسی طرح آپؐ کی موت میں بھی ایک گہرا سبق ہے۔ جو مومنوں کے لئے تسکین قلب اور اطمینان کا ذریعہ ہوتا ہے۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح اس قفسِ عنصری سے جدا ہو رہی تھی تو آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔

الیٰ رفیق الاعلیٰ۔ الیٰ رفیق الاعلیٰ

اس میں آپ نے ہمیں یہ سبق دیا کہ دنیا میں مرنے والا کئی رفاقتیں چھوڑتا ہے۔ لیکن پیچھے مومن کو غم نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے بہتر رفاقت اسے اگلے جہان میں ملے گی۔

احادیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ پھر عرض کی گئی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اس کا باپ حضرت ابوبکرؓ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے محبوب وجود آپؐ کے بعد ۴۶ سال بیوگی کی حالت میں زندہ رہا۔ اور آپؐ اس محبوب کو چھوڑ کر ۴۶ سال قبل اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمارے اس محبوب و محسن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ہمیں دوہرا سبق دیا ہے۔ ایک مرنے والے کے لئے۔ دوسرے پسماندگان کے لئے۔ مرنے والے کے لئے تو اس بہتر اخروی زندگی کی صورت میں جو مرنے کے بعد ایک مومن کو ملتی ہے۔ اور پسماندگان کے لئے وہ صبر و رضا کا نمونہ جو آپؐ کی پیاری بیوی عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور دوسرے صحابہؓ نے آپؐ کی ناقابلِ تلافی جدائی پر دکھایا۔

### احباب جماعت کی طرف سے ہمدردی کا اظہار

احباب جماعت نے جس رنگ میں ہمارے اس صدمہ کو اپنا صدمہ محسوس کیا وہ بھی اس بات کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ہی اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی محبوب اور پسندیدہ جماعت ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک زمانہ میں مسلمانوں کے تہتر فرقے ہو جائیں گے اور ان میں سے ایک "فرقہ ناجی" ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ فرقہ وہ جماعت ہے جو میرے اور میرے صحابہؓ کے نقشِ قدم پر ہوگا۔ صحابہ کرامؓ کی امتیازی علامتوں میں سے قرآن کریم نے یہ علامت بھی بیان فرمائی ہے۔ کہ ان میں گہری محبت اور الفت پیدا کر دی گئی۔ اور اس کا ذکر قرآن کریم میں ان الفاظ میں آتا ہے۔

والف بین قلوبھم لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم انہ عزیز حکیم۔

یعنی اگر زمین کی تمام دولتیں بھی خرچ کر دی جاتیں تو تب بھی وہ الفت پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ جو محض رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کے دلوں میں پیدا کر دی تھی۔

محبت کسی کسب سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک موہبت ہے جو مقلب القلوب۔ اور مصرف القلوب خدا کی طرف سے بندوں کے اندر ودیعت کی جاتی ہے۔ اور یہی محبت وہ راز ہے۔ جو واصلانِ الٰہی کو بہت جلد اس دنیا میں ہی اپنے محبوب کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ اور وہ یہی محبت تھی۔ جس کی وجہ سے صحابہ پروانوں کی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فدا ہونے لگے تھے۔ اور اسی محبت کی وجہ سے ہی ان کی آپس میں غیریت دور ہو گئی۔ اور وہ بھائی بھائی بن گئے اور ان میں کالے اور گورے غلام اور آقا میں کوئی امتیاز نہ رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد نے پھر وہ محمدی پھل کثرت سے پیدا کر دیئے جو آج سے قریباً ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پیدا ہوئے تھے اور اس کا ثبوت وہ اخلاص و محبت ہے جو گاہے بگاہے جماعت اور افرادِ جماعت کی طرف سے ایک دوسرے کے لئے ظاہر ہوتا رہتا ہے ؛

### والدِ محترم کی ایک امتیازی خصوصیت

حضرت والدِ محترم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی امتیازی خصوصیت یہی عشق و وفا تھی جو آپ کو اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پھر آپؑ کی وجہ سے آپؑ کے اہلبیت اور آپ کی جماعت سے اعلیٰ حسب المراتب تھی اور اس کا احساس آپ کے پرانے گہرے دوستوں کو بھی تھا۔ چنانچہ چند دن ہوئے کینیڈا سے میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا تعزیتی خط آیا تھا وہ لکھتے ہیں۔

"میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا کہ حضرت نواب صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی بے مثال محبت تھی کہ اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا"

پھر میری والدہ محترمہ کو لکھتے ہیں :۔

"ان کا سلوک آپ سے ہمیشہ آپ کے شعائر اللہ میں سے ہونے اور پنج تن ہونے کی وجہ سے اس درجہ بے مثال محبت سے پُر اور بے مثال تعظیمانہ تھا کہ میں محسوس کرتا تھا کہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق کا ایک ثمرہ ہے۔"

پھر لکھتے ہیں :۔ "میں نے اپنی ۱۴۔۱۵ سال کی عمر میں مرحوم کی دعائیں محترم ملک غلام فرید صاحب کی زبان سے سنی تھیں۔ اور میں حیران ہوتا تھا۔ کہ مرحوم اپنی جوانی میں کن عاشقانہ جذبات سے اپنے مولےٰ کا دامن پکڑتے ہیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

حضرت والد صاحب محترم کو حضرت والدہ محترمہ کا اپنی زوجہ ہونے کے علاوہ بحیثیت دخترِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت زیادہ پاس تھا۔ اور ان کی زندگی کی مساعی میں سے یہ ایک بڑی کوشش تھی۔ کہ حضرت والدہ محترمہ کو ہر ممکن آرام پہونچے۔ اور اپنے بچوں کے لئے بھی ان کی یہی خواہش رہی۔ کہ وہ اپنی والدہ صاحبہ کو خوش رکھیں۔ اور ہر ممکن خدمت کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات سے بھی آپ کو بہت ہی محبت کا تعلق تھا وہ اپنے عزیز سے عزیز دوست اور رشتہ دار سے بھی کبھی گوارا نہیں کرتے تھے کہ آپ کی شان میں کوئی ایسی بات کہیں جس میں تخفیف کا ذرا بھی شائبہ پایا جاتا ہو۔

### درخواستِ دعا

آخر میں مَیں ان تمام احباب سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا تعلق رکھتے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت والد صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور ان کو نیکی اور تقویٰ کا حامل بنائے۔ جو حضرت والد صاحب مرحوم کا امتیازی خاصہ تھا۔ نیز آپ کی اولاد کو یہ توفیق دے کہ اپنی والدہ محترمہ کی اس اخلاص اور محبت سے خدمت کریں۔ جو تا زندگی ان کے لئے باعثِ تسکین اور راحت بنی رہے

---

### ولادت

اللہ تعالےٰ نے محترمہ امۃ المجید صاحبہ بیگم چوہدری عبد الماجد صاحب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری عبد الستار صاحب بی۔اے آنرز ایل ایل۔بی لاہور کا پوتا اور چوہدری احمد جان صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر دے۔ اور خادمِ دین بلند اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نوٹ :۔ اس خوشی میں محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری احمد جان صاحب نے راولپنڈی سے پانچ روپے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے عنایت فرمائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

---

### درخواستِ دعا

برادرم مکرم میاں نواب الدین صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ ایک عرصہ سے آنکھ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ بینائی بہت کم ہو گئی ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ایک آنکھ کا اپریشن ہو چکا ہے۔ اور چند دنوں تک دوسری آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ میاں صاحب موصوف نہایت مخلص احمدی اور مقامی جماعت کے جوشیلے اور محنتی کارکن ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر دین کی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(خاکسار) محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ

---

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے ؛

## وعدہ کریں تو جان کے ساتھ نبھائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"کاش جماعت احمدیہ اس ذمہ داری کو سمجھے اور اسلام کے کھوئے ہوئے متاع کو پھر واپس لائے اور پھر ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں دیکھیں جنہیں دیکھ کر انسان کو خدا تعالیٰ نظر آجاتا ہے۔

وہ امین ہوں تو ایسے امین کہ خود بھوکے مر جائیں۔ بیوی بچے بھوکے مر جائیں۔ لیکن دوسرے کی امانت میں خیانت نہ ہو۔ وہ سچے ہوں اور ایسے سچے کہ جان جائے۔ مال و دولت جائے۔ عہدہ جائے لیکن جھوٹ کا ایک لفظ زبان پر نہ آئے۔ وہ وعدہ کریں تو جان کے ساتھ نبھائیں۔ اور ارادہ کریں تو سر ہتھیلی پر رکھ کر پورا کریں۔" (تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۴۳۹۔۴۴۰)

سال ۲۷/۱ کے وعدوں کی ادائیگی کا یہ آخری مہینہ ہے۔ جو دوست ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے وہ اس ماہ کے اختتام سے قبل سو فیصدی وعدہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

## بچے کی پیدائش پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے
### ایک مخلص دوست کی قابل قدر مثال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"خوشی کے موقعوں پر بطور شکرانہ مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

چنانچہ حال ہی میں ایک مخلص دوست مکرم چوہدری نور احمد صاحب سیکرٹری مال گوٹھ غلام رسول ضلع تھرپارکر سندھ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ آپ نے اس خوشی کی تقریب سعید پر اپنے نومولود بچے کی طرف سے ۱۵۰/- روپے تعمیر مساجد ممالک بیرون (مسجد احمدیہ فرینکفورٹ جرمنی) کے لئے تحریک جدید کو ادا فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کے اخلاص میں برکت ڈالے اور آپ کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

## ضروری اطلاع

سٹی اینڈ گلڈز آف لنڈن انسٹی ٹیوٹ مکینیکل امتحانات سنہ ۶۲ء لاہور سینٹر میں مئی سنہ ۶۲ء میں ہوں گے۔ فارمہائے درخواست وسلیبس دفتر ڈائرکٹر انڈسٹریز ویسٹ پاکستان پونچھ ہاؤس ملتان روڈ لاہور سے مل سکتے ہیں۔ درخواستیں ۶۲/۱/۵ تک بمع فیس داخلہ ۲۰/- روپے فی پرچہ۔ زائد فیس ۷/- روپے نقد یا بذریعہ منی آرڈر۔ درخواستیں برائے مشین شاپ انجینئرنگ امتحان ۶۱/۱۱/۱۵ تک۔ (ریٹ ۶/۲۲)

ناظر تعلیم

## احباب محتاط رہیں

ایک شخص نور دین ولد نواب دین قوم گوجر سکنہ شیخ طیب ۱۴/ R. 7-L ڈاکخانہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری کے متعلق مقامی جماعت کے بعض عہدہ داران نے اطلاع دی ہے کہ مذکور قرض حاصل کرکے واپس نہیں کرتا اور جماعت کی بدنامی کا موجب ہے۔ لہٰذا احباب ایسے شخص سے محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

## درخواستہائے دعا

(۱) عرض ہے کہ خاکسار کے والد صاحب فتح محمد خان صاحب ایک طویل عرصہ سے قسم قسم کی مشکلات میں سے گزر رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ درویشان اور احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (صالح محمد خان دارالنصر ربوہ)

(۲) میرا بچہ سعید احمد میڈیکل ڈسپنسری نگرپارکر ضلع تھرپارکر خاص طور پر پچھلے ماہ بیمار رہا ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

## مکرم ڈاکٹر محمد انور خان صاحب مرحوم

احباب جماعت مکرم ڈاکٹر محمد انور خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی وفات کی افسوسناک خبر پڑھ چکے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم مورخہ ۶۱/۸/۲۸ کو لاہور میں خدا کو پیارے ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ساتھ خاکسار نے تقریباً ایک سال تک کام کیا ہے ان کا سلوک میرے ساتھ ایسا تھا جیسا والدین کا اپنے بچوں کے ساتھ ہوتا ہے ہمیشہ نیکی کے راستہ پر گامزن رہنے کی تلقین فرماتے۔

چونکہ وہ خود نمازی تھے اس لئے دوسروں کو بھی فرمایا کرتے تھے کہ نماز ایک نہائیت ہی ضروری چیز ہے۔ ڈسپنسری میں کام کرتے اگر وقت نماز ہو جاتا تو کام چھوڑ کر پہلے نماز ادا فرماتے۔

بعض دفعہ میرے نماز نہ پڑھنے پر ناراضگی کا اظہار فرماتے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ بے نماز کو میں اپنے ساتھ رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

جب میں نے اجازت چاہی کہ میں ٹریننگ کے لئے لائل پور سول ہسپتال میں داخلہ لے رہا ہوں تو نہایت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ اپنے افسروں کی ہمیشہ اطاعت کرنا

جب میں سروس کے ارادہ سے سندھ آنے کے لئے تیار ہوا تو ڈاکٹر صاحب سے ملا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہمدردی ایمانداری اور فرمانبرداری کو نہ بھولنا۔ ورنہ کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکو گے۔

پچھلے جلسہ سالانہ پر ربوہ آنے پر میں ڈاکٹر صاحب کو ملا ڈاکٹر صاحب نے مجھے تاکیداً فرمایا۔ کہ الفضل اخبار۔ الفرقان۔ ریویو آف ریلیجنز نیز دوسرا جماعتی لٹریچر ضرور پڑھا کرو اور مرکز سے رابطہ قائم رکھو۔

نیز فرمایا کہ تم پردیس میں ہو۔ اگر کوئی تکلیف پہنچے تو اپنے دوستوں کو اور اہل خانہ کو لکھنے کی بجائے حضرت صاحب کو نیز حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی خدمت میں درخواست دعا کیلئے چٹھی لکھا کرو۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز ان کے اہل خانہ اور بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کو ڈاکٹر صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سعید احمد میڈیکل ڈسپنسر
نگرپارکر ضلع تھرپارکر

## مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں
### فہرست نمبر ۳۰

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱۵۹) مکرم مولوی عبداللطیف صاحب لائل پور منجانب محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ مرحومہ ۱۵۱/-

(۱۶۰) مکرم چوہدری محمد عبدالمجید خاں صاحب چک نمبر ۹ جنوبی بنیار ضلع سرگودھا منجانب والدہ مرحومہ رسول بی بی صاحبہ ۱۵۰/-

(۱۶۱) محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ کیمبل پور منجانب مرحوم والدین ۱۵۰/-

(۱۶۲) محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ بیگم میجر عبداللطیف صاحب کراچی منجانب والد مرحوم بابو اکبر علی صاحب (اکبر منزل قادیان) ۱۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین
### فہرست نمبر ۵۰

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(۳۹۰) محترمہ سیدہ وزیر بیگم صاحبہ زوجہ سید الرسول صاحب منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات ۱۵۰/-

(۳۹۱) مکرم چوہدری عبدالحکیم خان صاحب جنرل مینیجر دی پاکستان لائیو سمندری ٹرانسپورٹ لائل پور ۱۵۰/-

(۳۹۲) محترمہ ارشاد سلطانہ صاحبہ بنت ڈاکٹر کیپٹن محمد یوسف صاحب مرحوم وہاڑی ضلع ملتان ۱۵۰/-

(۳۹۳) مکرم چوہدری عنایت الرحمن صاحب ٹنڈو الہیار ضلع حیدر آباد سندھ ۱۵۰/-

وکیل المال اول تحریک جدید

# نتیجہ امتحان قرآن کریم - پارہ تیس ۳۰ ربع سوم

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۴ 9/61 کو قرآن کریم کے تیسویں پارہ کے تیسرے ربع کا امتحان اراکین انصار اللہ سے لیا گیا تھا جس کا نتیجہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس امتحان میں مکرم میاں عطاء الرحمٰن صاحب ایم ایس سی دار الرحمت وسطی ربوہ اوّل اور مکرم چوہدری فضل احمد صاحب بی اے دار الرحمت شرقی دوم قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین۔ جن اصحاب کے نام فہرست میں نہیں افسوس ہے وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

**(۱) مجلس منڈی بہاء الدین** — ڈویژن

پیرزادہ محمد سعد اللہ صاحب - فرسٹ

**۲ - سمبڑیال ضلع سیالکوٹ**

ملک سراج الدین صاحب "

محمد امین صاحب - سیکنڈ

**۳ - سیالکوٹ شہر**

فضل احمد صاحب - فرسٹ

چوہدری اللہ دتہ صاحب - "

**۴ - دار الرحمت غربی**

ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب "

حکیم عبد الرحمٰن شاہ صاحب "

بشیر احمد صاحب اختر "

رشید احمد صاحب - سیکنڈ

ماسٹر عبد الکریم صاحب - فرسٹ

جمعدار شرافت احمد خانصاحب - "

حمید احمد صاحب اعوان - تھرڈ

**۵ - ملتان شہر**

ماسٹر امیر احمد صاحب "

میاں غلام رسول صاحب "

**۶ - فیکٹری ایریا**

چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر سیکنڈ

" فضل الٰہی صاحب فرسٹ

مرزا محمد دین صاحب سیکنڈ

کیپٹن ملک خادم حسین صاحب تھرڈ

ملک بشارت احمد صاحب - سیکنڈ

ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب "

غلام احمد صاحب فرسٹ

مرزا محمد یعقوب صاحب سیکنڈ

چوہدری محمد احمد صاحب "

ڈویژن

ماسٹر سعد اللہ خانصاحب فرسٹ

**۷ - مجلس آہنہ کرم پورہ**

چوہدری عبد العزیز صاحب - تھرڈ

**۸ - دار الصدر شرقی**

مختار احمد صاحب ہاشمی فرسٹ

چوہدری عبد المومن صاحب سیکنڈ

صوفی رمضان علی صاحب فرسٹ

**۹ - دار الیمن**

چوہدری غلام رسول صاحب سیکنڈ

ماسٹر محمد مولا داد صاحب تھرڈ

چوہدری مظفر حسین صاحب سیکنڈ

ماسٹر محمد عظیم صاحب تھرڈ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم سیکنڈ

صوفی حبیب اللہ صاحب "

قاضی غلام نبی صاحب - "

مرزا مہتاب بیگ صاحب - "

حکیم عبد الرحیم صاحب تھرڈ

سردار محمد صاحب کاتب "

**۱۰ - دار الرحمت غربی**

عبد المنان صاحب - تھرڈ

حکیم محمد صدیق صاحب - سیکنڈ

**۱۱ - سکھر**

راجہ فخر الدین صاحب تھرڈ

صوفی محمد رفیع صاحب سیکنڈ

قریشی عبد الرحمٰن صاحب "

**۱۲ - دار البرکات**

ماسٹر امام علی صاحب "

ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی صاحب تھرڈ

مرزا محمد صادق صاحب "

**۱۳ - مجلس نواب شاہ** — ڈویژن

سید محمد میاں سلیم صاحب تھرڈ

ماسٹر محمد حمید صاحب "

**۱۴ - آہنہ کرم پورہ**

سید لال شاہ صاحب "

**۱۵ - کوئٹہ**

صوبیدار میجر ایم عبد الرحمٰن صاحب "

احمد الدین صاحب بٹ "

محمد عیسٰے جاذ صاحب "

مکرم محمد عبد الغنی صاحب جنجوعہ "

سید عبد الرشید صاحب "

حاجی فیض الحق خانصاحب "

محمد نصیب صاحب عارف سیکنڈ

**۱۶ - متفرق**

میاں عبد الصادق صاحب جہلمی فرسٹ

**۱۷ - خوشاب**

خان عبد الرحیم خانصاحب "

محمد اسماعیل صاحب - سیکنڈ

حافظ مولوی عبد الکریم خانصاحب "

**۱۸ - دار الرحمت شرقی**

چوہدری فضل احمد صاحب فرسٹ

**۱۹ - دار النصر شرقی**

ڈاکٹر سراج الدین صاحب تھرڈ

**۲۰ جہلم**

حکیم محمد عبد اللہ صاحب فرسٹ

ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب - سیکنڈ

عبد الکریم صاحب "

سید زمان شاہ صاحب "

حوالدار محمد ابراہیم صاحب سیکنڈ ڈویژن

**۲۱ - راولپنڈی**

چوہدری عبد اللہ خانصاحب "

قاضی عبد الرشید صاحب "

ملک محمد شریف صاحب "

شیخ غلام علی صاحب تھرڈ

عبد القادر صاحب فرسٹ

قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی "

چوہدری فضل احمد صاحب سیکنڈ

شیخ غلام رسول صاحب "

قاضی محمد نذیر صاحب "

**۲۲ محمد آباد اسٹیٹ**

محمد حسین صاحب سیکنڈ

منشی سلطان احمد صاحب تھرڈ

**۲۳ - متفرق**

ملک عزیز احمد صاحب سیکنڈ

**۲۴ پشاور**

مرزا عبد المجید صاحب - فرسٹ

محمد الطاف صاحب - سیکنڈ

عبد الکریم صاحب - "

عنایت اللہ صاحب - "

خواجہ محمد شریف صاحب - "

**دار الصدر غربی الف**

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب تھرڈ

چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب - سیکنڈ

چوہدری محمد تقی صاحب - "

چوہدری اللہ بخش صاحب "

(باقی)

## ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی تعمیرات سے متعلقہ ضروریات اور نگرانی کے لئے ایک ایسے قابل تجربہ کار محنتی اور مخلص احمدی دوست کی خدمات درکار ہیں جو اوورسیئر کی تعلیمی سند بھی رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب قابلیت و اہلیت اور تجربہ مقرر کی جاوے گی۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے وہ دوست جن میں مندرجہ بالا اوصاف پائے جاتے ہوں اپنی جماعت کے امیر یا صدر کی سفارش کے ساتھ درخواست کریں۔ نقول اسناد جن سے امیدوار میں ان اوصاف کے پائے جانے کی تصدیق ہوتی ہو۔ درخواست کے ساتھ شامل کی جاویں۔ یہ درخواستیں 11/61 ۳۰ تک۔ ناظر صاحب بیت المال کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

## صدر جمہوریہ صومالیہ سے ملاقات

بقیہ صفحہ اول

عام فہم اور پُرحکمت اصولوں کے پھیلنے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی تھی کہ صحیح خطوط پر تربیت یافتہ مشنریز موجود نہ تھے اور اس بارہ میں اب تک کوئی منظم کوشش نہیں کی گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے متعلق علم حاصل کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عظیم الشان مساعی میں برکت ڈالے اور انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ موجودہ پریشان حال انسانیت کے الجھے ہوئے مسائل کو حل کرنے میں اسلام نہایت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس زمانہ میں انسانیت کے تمام دکھوں کا علاج اسلامی تعلیم میں مضمر ہے اور اس کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے اور عام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احمدیہ مشن کی مساعی کو بنظر استحسان دیکھا جائے گا۔ اور ان کی ہر طرح تائید و حمایت کی جائے گی کیونکہ یہ مساعی صحیح معنوں میں اس کی مستحق ہیں۔"

اس ملاقات کی خبر ریڈیو گھانا نے نہ صرف انگریزی میں بلکہ تمام دیگر مقامی زبانوں میں نشر کی۔

## صدر ایوب خان کی نشری تقریر

راولپنڈی ۲۶ر اکتوبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان یوم انقلاب کے سلسلہ میں آج شام کے سوا سات بجے قوم کے نام ایک تقریر کریں گے آپکی تقریر ریڈیو پاکستان کے تمام سٹیشنوں سے نشر کی جائیگی۔

## مشرقی پاکستان میں پٹ سن کے کارخانے

ڈھاکہ ۲۶ر اکتوبر۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے ترجمان نے کہا ہے کہ صوبہ میں پٹ سن کے چار کارخانے قائم کرنے کے لئے پندرہ فرموں کی طرف سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبے کی مدت کے دوران مشرقی پاکستان کے پٹ سن کے کارخانوں میں مزید چھ ہزار کرگھے لگا دئے جائیں گے۔









## ضروری اعلان
## جلسہ سالانہ کے لئے ٹینڈر

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱-۶۲ء دئے جاویں گے خواہشمند احباب ٹنڈر دے کر ممنون فرمادیں۔

نوٹ:۔ ٹنڈر ۱۰/۱۱ تک لئے جاویں گے اور ضروری نہ ہوگا کہ ٹھیکہ اسی کو دیا جاوے جس کے ریٹ کم ہوں۔ بلکہ جس کو افسر صاحب جلسہ سالانہ دینا چاہیں اسی کو دیا جاویگا ٹنڈر افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نام بھجوائیں۔

(۱) ٹھیکہ گوشت گائے
(۲) ٹھیکہ گوشت بکرہ
(۳) ٹھیکہ نانبائیاں
(۴) ٹھیکہ باورچیاں
(۵) ٹھیکہ آب رسانی
(۶) ٹھیکہ روشنی
(۷) ٹھیکہ صفائی

(ناظم سپلائی)



رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴